سے تعمیر انسانیت کا بنیادی فلسفہ پھوٹتا ہے۔ اقبال نے اس نظریے کے مختلف پہلوؤں کی مفکرانہ تفسیر کے ذریعے ایک جامع' صحت مند اور متوازن تصور تعلیم کے خدوخال پیش کیے۔ ڈاکٹر وحید قریشی نے ان دو بنیادی ماخذ سے کسب فیض کرتے ہوئے عہد جدید کے عصری تقاضوں کی روشنی میں پاکستان کے تعلیمی مسائل کی گرہ کشائی کی ہے۔ یوں زیر نظر کتاب فلسفیانہ اور نظری مباحث تک محدود نہیں رہتی بلکہ عہد حاضر کے عملی مسائل کا بھی بھرپور تجزیہ کرتی اور پاکستان کے نظام تعلیم کی عملی صورت گری کی راہیں سجھاتی ہے۔

گذشتہ کئی برسوں میں تعلیم کے موضوع پر لکھی جانے والی کتابوں میں یہ انتہائی معتبر اضافہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کتاب' اساتذہ' طلبہ اور اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے اہل دانش کے لیے نہایت مفید ثابت ہو گی۔ **(ڈاکٹر مشتاق الرحمان صدیقی)**

قائداعظم محمد علی جناحؒ' سیاسی و تجزیاتی مطالعہ' محمد سلیم۔ ناشر: قومی پبلشرز' ۵۰ لوئر مال' لاہور۔ صفحات: ۴۰۸۔ قیمت: ۴۰۰ روپے۔

اس میں شبہ نہیں کہ قائداعظم محمد علی جناحؒ برعظیم کے ان گنے چنے افراد میں سے تھے جنھوں نے برعظیم کی سیاسی تاریخ پر گہرے اثرات مرتب کیے اور ان کی قائدانہ جدوجہد بیسویں صدی کے وسط میں دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت کو وجود میں لانے کا سبب بنی۔ بہ قول مصنف وہ: "جہد مسلسل' غیر معمولی دیانت اور خداداد قائدانہ صلاحیتوں" (ص ۲۷) کا پیکر تھے اور علامہ اقبالؒ نے ۱۹۳۷ء میں بجا طور پر انھیں لکھا تھا کہ آج ہندستان میں آپ ہی وہ واحد مسلمان ہیں جن کی ذات سے مسلمان قوم اس طوفان میں محفوظ راہنمائی کی توقع رکھ سکتی ہے' جو شمال مغربی ہند بلکہ شاید پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لینے والا ہے۔ قائداعظمؒ کی سب سے بڑی خوبی ان کا اجلا اور مضبوط کردار ہے۔ وہ ایک بااصول شخصیت تھے۔ دادا بھائی نوروجی جیسے پارسی اور گوکھلے جیسے کانگریسی راہنماؤں نے بھی ان کی مدبرانہ شخصیت اور دیانت دارانہ کردار کا اعتراف کیا۔ زیر نظر کتاب قائداعظمؒ کی زندگی کا ایک تجزیاتی مطالعہ ہے۔

قائداعظمؒ کی بصیرت' عزم صمیم اور غیر معمولی محنت نے انھیں کامیابی سے ہم کنار کیا۔ ان کی صحت اچھی نہیں تھی' خصوصاً آخری دس برسوں میں تو وہ بیمار ہی رہے مگر انھوں نے ہمیشہ کام کو آرام پر ترجیح دی۔ جب ایک بار ان کی بہن فاطمہ جناح نے اصرار کیا کہ اتنا زیادہ کام نہ کریں تو کہنے لگے: کیا تم نے کبھی یہ سنا ہے کہ کوئی جنرل اس وقت چھٹی پر چلا گیا ہو جب اس کی فوج میدان جنگ میں اپنی بقا کی جنگ لڑ رہی ہو؟